فون نمبر ۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۔ الحمد ۔ موعود بشارت ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

خطبہ نمبر ۱۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہار شنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۲۱ اخاء ۱۳۴۳ ہش ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۸۴ھ ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۴ء	نمبر ۲۴۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲۰ اکتوبر بوقت ½۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تمہیں چاہیئے کہ سب بھائیوں پر نیک ظن رکھو اور اُن کے ساتھ ہمدردی میں دریغ نہ کرو

ہر شخص کو ہر روز مطالعہ کرنا چاہیئے کہ وہ کہاں تک ان امور کی پرواہ کرتا ہے

"میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے ہیں جن کو اپنے بھائیوں کی نسبت کچھ بھی ہمدردی نہیں۔ مشکلات کے وقت اپنے اوقات، مال اور طاقت کو دوسرے کیلئے خرچ نہیں کرتے۔ اگر ایک بھائی بھوکا مرتا ہو تو دوسرا کچھ بھی توجہ نہیں کرتا اور اس کی خبر گیری کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ یا اگر وہ کسی قسم کی اور مشکلات میں گرفتار ہو تو اس کے لئے اپنے مال کا کچھ حصہ بھی خرچ نہیں کرتا۔ حدیث شریف میں ہمسایہ کی خبر گیری اور اس کے ساتھ ہمدردی کرنے کا حکم آیا ہے بلکہ یہاں تک بھی آیا ہے کہ ہانڈی میں پانی زیادہ ڈال لو اور اپنے ہمسائے کو بھی دو۔ دیکھو کس قدر تاکید ہمدردی کی ہے مگر برخلاف اس کے آجکل اس حدیث کی کوئی بھی پرواہ نہیں کرتا بلکہ اپنا ہی پیٹ پالتے ہیں۔ یاد رہے ہمسائے سے یہی مطلب نہیں جو اپنے گھر کے ساتھ رہتا ہو بلکہ تمہارے بھائی جو تمہارے ہزاروں سینکڑوں کوس کے فاصلہ پر رہتے ہیں وہ سب تمہارے ہمسائے ہی ہیں۔ تمہیں چاہیئے کہ ان سب پر نیک ظن رکھو اور ہمدردی میں کسی پہلو سے بھی ان سے دریغ نہ کرو۔ ہر شخص کو ہر روز مطالعہ کرنا چاہیئے کہ وہ کہاں تک ان امور کی پرواہ کرتا ہے اور کہاں تک اپنے بھائیوں سے ہمدردی اور سلوک کرتا ہے۔ اس کا بڑا بھاری مطالبہ انسان کے ذمہ ہے۔

خدا تعالیٰ نے تمہاری ہمدردیوں کا بھوکا نہیں اور نہ اسے کوئی پرواہ ہے۔ وہ تمہارے ہی فائدے کے لئے احکام نازل کرتا ہے اور تمہاری بہتری کو پسند کرتا ہے۔ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ایک گروہ کو کہیگا کہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی نہ دیا۔ میں بیمار تھا تم نے میری عیادت نہ کی۔ میں مفلس تھا تم نے میری دستگیری نہ کی۔ جن لوگوں سے یہ سوال ہوگا وہ حیران ہو کر کہیں گے کہ اے ہمارے رب! تو کب بھوکا تھا جو ہم نے تجھے کھانا نہ دیا۔ تو کب پیاسا تھا جو ہم نے پانی نہ دیا۔ اور تو کب بیمار تھا جو ہم نے تیری عیادت نہ کی۔ اور تو کب مفلس تھا جو ہم نے تیری دستگیری نہ کی۔ تب خدا تعالیٰ جواب میں فرمائیگا کہ میرا فلاں بندہ جو تھا ان باتوں کا محتاج تھا مگر تم نے اس کی کوئی ہمدردی نہ کی۔ اس کی ہمدردی میری ہی ہمدردی تھی۔ ایسا ہی ایک اور جماعت کو فرمائے گا کہ شاباش تم نے میری ہمدردی کی۔ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھلایا۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا وغیرہ وغیرہ۔ وہ جماعت عرض کریگی کہ اے ہمارے رب! ہم نے کب تیرے ساتھ ایسا کیا۔ تب اللہ تعالیٰ جواب میں فرمائیگا کہ میرے فلاں بندے کے ساتھ تم نے جو ہمدردی کی وہ ہمدردی میرے ساتھ ہی تھی۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۲۰ اکتوبر۔ کل شام یہاں کمیٹی ادارہ تحریک جدید میں محلہ دارالصدر جنوبی کی مقامی جماعت کی طرف سے مبلغین اسلام کے اعزاز میں استقبال و الوداع کی ایک مشترکہ تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر نے بھی شرکت فرمائی۔ صدارت کے فرائض محترم حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال نے ادا فرمائے۔ اس تقریب میں مبلغین یعنی مکرم صلاح الدین خان صاحب مبلغ جرمنی، مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی مغربی افریقہ کے سابق رئیس التبلیغ، مکرم نور محمد صاحب نسیم سیفی، مبلغ گیمبیا مکرم چوہدری محمد شریف صاحب، مبلغین سیرالیون مکرم ملک غلام نبی صاحب اور مکرم مولوی اقبال احمد صاحب، مبلغین مشرقی افریقہ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل اور مکرم حکیم محمد ابراہیم صاحب کی خدمت میں ان کی کامیاب مراجعت پر مبارکباد پیش کی گئی نیز مکرم مولوی منیر احمد خان صاحب، مکرم مولوی محمد مسعود صاحب، مکرم ملک احسان اللہ صاحب اور مکرم مولوی محمد بشیر احمد صاحب ... اسلام کی غرض سے عنقریب بیرون پاکستان تشریف لے جا رہے ہیں الوداع کہا گیا۔ واپس آنے والے مبلغین اسلام کی طرف سے مکرم نور محمد صاحب نسیم سیفی نے اور باہر تشریف لے جانے والے مبلغین اسلام کی طرف سے مکرم محمد بشیر صاحب شاد نے مختصر جوابی تقریروں میں محلہ دارالصدر جنوبی کی مقامی جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے خدمت اسلام کی بیش از بیش توفیق ملنے کے لئے دعا کی درخواست کی۔ آخر میں صاحب صدر نے اجتماعی دعا کرائی۔

مسعود احمد ... نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ ... سے چھپوا کر دفتر الفضل ... شائع کیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا نوجوانوں سے خطاب

عالی ہمت نوجوانوں کی ابتدائی منزلیں تو ہوتی ہیں لیکن آخری منزل کوئی نہیں ہوا کرتی

ایک نہ ختم ہونے والی جدوجہد کے لئے تیار ہو جاؤ اور ہر وقت آگے قدم بڑھانے کی کوشش کرتے رہو

ذیل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ خطبۂ صدارت درج کیا جاتا ہے جو حضور نے ۲ اپریل ۵۰ء کو تعلیم الاسلام کالج کے جلسہ تقسیم اسناد میں ارشاد فرمایا

انسانی زندگی میں

مختلف تغیرات

آتے ہی رہتے ہیں۔ اور یہی تغیرات انسانی زندگی کی دلچسپی کا موجب ہوتے ہیں۔ انسان کی زندگی سے ان تغیرات کو خارج کر دو تو اس کی ساری دلچسپی ختم ہو جاتی ہے۔ ایک لمبے عرصہ کی ہم آہنگی بھی بعض دفعہ انسانی فطرت کا جزو بن جاتی ہے لیکن فطرت کا جزو بننے اور دلچسپی کا موجب ہونے میں بہت بڑا فرق ہے۔ فطرت کا جزو بننے کے صرف یہ معنے ہیں کہ اس شخص کو "ہم آہنگی" کوئی غیر چیز نہیں معلوم ہوتی۔ وہ اسے ناپسند نہیں کرتا وہ اس کا عادی ہو گیا ہے بعض دفعہ اس "ہم آہنگی" کو بدلنے سے وہ صدمہ بھی محسوس کرتا ہے مگر اسی طرح جس طرح بازو کا جوڑ الگ ہو جائے تو انسان تکلیف محسوس کرتا ہے لیکن جب جوڑ اپنے مقام میں صحیح طور پر جڑا ہوا ہوتا ہے تو کوئی خاص کیفیت محسوس نہیں کرتا۔ ایک انسان کی ساری عمر اگر اس طرح گزر جائے کہ اس کے بازو کا جوڑ صحیح طور پر اپنے مقام پر جڑا رہے اور کبھی اس میں کوئی تکلیف نہ ہو تو شاید ایک دفعہ بھی اسے خیال نہ گزرے گا کہ اس کے بازو کا کوئی جوڑ بھی ہے اور وہ اپنی جگہ پر صحیح طور پر جڑا ہوا ہے اور اپنے مقررہ کام کو اچھی طرح ادا کر رہا ہے کیونکہ ہم آہنگی سکون کو پیدا کرتی ہے لیکن منظر میں ہیجان پیدا نہیں کرتی۔ پس زندگی درحقیقت تغیرات کا نام ہے۔ کوئی ترقی بغیر تغیر کے نہیں منزل بہ منزل آگے کو بڑھنے یعنی مختلف نیک تغیرات کے سلسلہ میں سے گزرنا ہی ترقی کی تعریف ہے۔

خدا تعالیٰ ازلی ابدی صداقت ہے

ذات کے لحاظ سے وہ غیر متبدل بھی کہلاتا ہے لیکن صفات کے لحاظ سے وہ بھی غیر متناہی تغیرات اور تبدیلیوں کا حامل ہے۔ اگر اس کی صفات کے ظہور میں تغیر اور تنوع نہ ہوتا تو وہ ایک منفی خدا ہوتا جیسا کہ ہندوؤں اور بدھوں کا تصور ہے۔ وہ ایک مثبت خدا نہ ہوتا جیسا کہ قرآن کریم کا نظریہ ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

کل یوم ھو فی شان فبای
آلاء ربکما تکذبان

یعنی خدا تعالیٰ ہر زمانہ میں ایک نئی اور اہم حالت میں ہوتا ہے پس بتاؤ تو سہی کہ تم خدا تعالیٰ کی کس نعمت کا انکار کرو گے؟ ان آیات میں نہایت وضاحت سے صفات الٰہیہ کے مثبت پہلو کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور انسانی ترقی کی ایک جامع مانع تعریف کر دی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ کی صفات کے ظہور کا زاویہ انسانوں کی طرف ہر وقت تبدیل ہوتا رہتا ہے اور ظاہر ہے کہ ظہورِ صفات سے ہم آہنگی قائم رکھنے کے لئے انسان کو زاویہ بدلنا پڑے گا۔ گھوڑے کو سدھانے والا ایک چکر میں کھڑا ہو جاتا ہے اور گھوڑے کی رسی پکڑ کر خود چاروں طرف گھومتا ہے۔ گھوڑے کو بھی اس کے ساتھ گھومنا پڑتا ہے۔ مرکزی شخص کے گھومنے کا دائرہ بہت چھوٹا بلکہ عین مرکز میں صفر کے برابر ہوتا ہے مگر پہلوؤں پر کھڑے ہوئے گھوڑے کو رسی کے برابر لمبا فاصلہ طے کر کے چاروں طرف دوڑنا پڑتا ہے اور اس میں اس کے

فن میں کمال

پیدا کرنے کا راز مخفی ہے۔ خدا تعالیٰ اپنا پہلو ہر وقت بدلتا ہے۔ انسان کو اس کے پہلو بدلنے کے ساتھ اپنا قدم بڑھانا پڑتا ہے تا خدا تعالیٰ سے ہم آہنگی قائم رہے۔ یہ تغیر خدا تعالیٰ کے ساتھ انسانی تعلق میں تغیر پیدا نہ ہونے دینے کے لئے ضروری ہے اور اس تغیر سے انسان انسانیت کے فن میں کمال پیدا کرتا ہے۔ جس طرح سدھانے والے کے گرد چکر میں دوڑ کر گھوڑا گھوڑے کی قابلیتوں میں کمال حاصل کرتا ہے۔ اور اسی کمال کے مختلف ٹکڑے ترقی کے نام سے موسوم ہوتے ہیں۔

غرض آیت مذکورہ بالا میں یہ امر واضح کیا گیا ہے کہ صفات باری تعالےٰ میں ہر وقت ایک نئی تبدیلی پیدا ہوتی رہتی ہے اور اس تبدیلی کے ساتھ انسان کو بھی اپنے اندر صفاتِ باری کے موجودہ دور کے مطابق تبدیلی کرنی پڑتی ہے اور اس سے بنی نوع انسان کا قدم ترقی کی طرف اٹھتا ہے۔

دنیا کی تاریخ

پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مختلف ادوار میں بنی نوع انسان کا قدم ترقی کی ایک خاص جہت کی طرف اٹھا ہے۔ کسی وقت فلسفہ کا دور آیا ہے تو کسی وقت ادب کا۔ کسی وقت اخلاق کا دور آیا ہے تو کسی وقت فنونِ لطیفہ کا۔ کسی وقت قانون سازی کا دور آیا ہے تو کسی وقت تہور و شجاعت کا۔ غرض اچھے انسانی دماغوں میں ہر زمانہ میں ایک ہم آہنگی معلوم ہوتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عالم بالا کی کشش ہر زمانہ کے اعلےٰ دماغوں کو اس زمانہ کے صفاتی دور کی طرف کھینچنے میں لگی رہتی ہے۔ اور اس فن میں انسانی دماغ زیادہ ترقی کر جاتا ہے جس طرف کو صفاتِ باری اس وقت اشارہ کر رہی ہوتی ہیں۔ قرآن کریم نے اسے "ملاء اعلےٰ" کی مشاورت کا نام دیا ہے۔ یہ آسمانی فیصلے جس طرح روحانی امور کے متعلق ہوتے ہیں اسی طرح دنیوی علوم کے متعلق بھی ہوتے ہیں۔ اور وہ دماغ جو اپنا زاویہ صفاتِ باری کے موجودہ زاویہ کے عین مطابق کر دینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اپنے زمانے کے اور اپنے فن کے راہنما بننے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اور تاریخ میں ایک نام پیدا کر لیتے ہیں۔

اسی کی طرف رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

دعائے استخارہ

سے اشارہ کیا ہے۔ انسان بے شک اپنی محنت کا پھل کھاتا ہے لیکن بے موسم محنت بھی تو رائیگاں جاتی ہے۔ شاید ہر غلہ سال کے ہر حصہ میں بویا جا سکتا ہے۔ اور کچھ نہ کچھ روئیدگی بھی اس سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ لیکن وہ غلہ جو اپنے موسم میں بویا جاتا ہے اس کی کیفیت ہی اور ہوتی ہے۔ اسی طرح شاید ہر غلہ ہر ملک میں بویا جا سکتا ہے لیکن وہ غلہ جو اس ملک میں بویا جاتا ہے جس کی زمین کو اس غلہ سے مناسبت ہے اس کی کیفیت ہی اور ہوتی ہے۔ ہر انسان کے لئے ہر علم کا حاصل ہونا اور ہر قسم کا کام کرنا ممکن ہے۔ لیکن ہر فن میں اس کا صاحبِ کمال ہونا ضروری نہیں۔ اس کے دماغ کی مخفی قابلیتوں کو اللہ تعالےٰ ہی جانتا ہے۔ وہی جانتا ہے کہ مختلف مفید علوم میں سے کونسا علم اور مختلف مفید کاموں میں سے کونسا کام اس کی طاقتوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے اور اس کے زمانہ اور اس کے ملک اور اس کی قوم کی ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کے لئے مناسب ہے۔ پس فرمایا کہ خواہ اچھے سے اچھا کام ہو اس کے شروع کرنے سے پہلے اللہ تعالےٰ سے دعا کر لیا کرو جس کے الفاظ آپ نے یہ تجویز فرمائے ہیں:۔

اللّٰھم انی استخیرک
بعلمک واستقدرک
بقدرتک واسئلک
من فضلک العظیم۔
فانک تقدر ولا اقدر
تعلم ولا اعلم وانت
علام الغیوب۔ اللّٰھم
ان کنت تعلم ان ھذا الامر
خیر لی فی دینی ومعاشی
وعاقبۃ امری فاقدرہ لی
ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ

الھم ان کنت تعلم
ان ھذا الامر شر لی فی
دینی ومعاشی وعاقبۃ
امری فاصرفہ عنی واصرفنی
عنہ واقدر لی الخیر حیث
کان ثم ارضنی بہ

یعنی۔ اے میرے رب جو کام میں کرنے لگا ہوں۔ یا جو علم میں حاصل کرنے لگا ہوں یا جو ذمہ داری میں اٹھانے لگا ہوں۔ اس کے بارہ میں تجھ سے جو میری مخفی طاقتوں سے بھی واقف ہے۔ اپنے زمانہ حال کے متعلق ارادوں سے بھی واقف ہے۔ اور میری ذاتی قومی، ملکی اور عالمگیری ضرورتوں اور ذمہ داریوں سے بھی واقف ہے۔

سب سے بہتر فیصلہ

طلب کرتا ہوں۔ اور پھر تجھ سے یہ بھی درخواست کرتا ہوں کہ اس فیصلہ کے مطابق مجھے کام کرنے کی تجھ سے توفیق اور امداد حاصل ہو۔ اور تیسری بات تجھ سے یہ طلب کرتا ہوں کہ جو بات میرے لئے مناسب ہو اور جس کی طرف تو میری راہنمائی کرے۔ اور جس کے حاصل کرنے کے لئے تو میری مدد کرے۔ اس کام یا اس ذمہ داری کے ادا کرنے میں تیرا انتہائی فضل مجھ پر نازل ہو۔ اور میں اس کام میں ادنےٰ مقام حاصل نہ کروں۔ بلکہ مجھے اس میں

اعلیٰ مقام حاصل ہو

میں تجھ سے یونہی اور بلاوجہ درخواست نہیں کرتا۔ بلکہ اس وجہ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ مجھے یقین ہے کہ جن امور کے پورا کرنے کی مجھے طاقت حاصل نہیں تجھے ہے۔ اور جن مخفی باتوں کا مجھے علم نہیں تجھے ہے۔ پس اے خدا اگر تیرے علم میں وہ کام جو میں کرنا چاہتا ہوں۔ میرے لئے اچھا ہے میری دینی ضرورتوں کے لحاظ سے بھی اور اس لحاظ سے بھی کہ جو طاقت اور محنت میں اس کام میں خرچ کروں گا۔ اس کا نتیجہ مجھے زیادہ سے زیادہ اچھا حاصل ہو سکے گا۔ تو پھر تو تُو اس کام کے کرنے کی مجھے توفیق عطا فرما۔ اور اس کام کو

اعلیٰ درجہ کی تکمیل

تک پہنچانے کے لئے مجھے سہولت بخش اور اس کے نتائج کو میرے لئے وسیع سے وسیع تر بنا اور اگر اس کے برخلاف تیرے علم میں یہ ہو کہ یہ کام میرے لئے مناسب نہیں دین کے لحاظ سے یا دنیا کے لحاظ سے یا اس لحاظ سے کہ میری محنت کے مطابق اس سے نتیجہ پیدا نہ ہوگا۔ تو تُو اس کام کے راستہ میں روکیں ڈال دے۔ اور میرے دل میں بھی اس سے بے رغبتی پیدا کر دے۔ اور اس کے سوا جس امر میں میرے لئے بہتری ہے۔ اس کے سامان میرے لئے پیدا کر دے۔ اور اس کی طرف میری توجہ پھیر دے اور اس کی خواہش میرے دل میں پیدا کر دے۔

یہ دعا کتنی کامل ہے

اور اس میں کس لطیف پیرایہ میں، اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ ہر اچھا کام ہر زمانہ اور ہر انسان کے لئے مفید نہیں ہوتا۔ بلکہ اچھے سے اچھا کام بھی بعض زمانوں میں اچھا نہیں رہتا۔ اور اچھے سے اچھا کام بھی بعض قوموں اور بعض افراد کے لئے اچھا نہیں ہوتا۔

پس اپنی محنت کے اعلیٰ سے اعلیٰ پھل حاصل کرنے کے لئے انسان کو وہ کام اختیار کرنا چاہیئے جو اس کے لئے اور اس کی قوم کے لئے اور بنی نوع انسان کے لئے اس زمانہ میں مفید ہو۔ اور جسے اعلیٰ طور پر بجا لانے کی اس میں ذاتی قابلیت موجود ہو۔ اگر یہ نہ ہو تو اسے وہ کام یا علم کسی دوسرے بھائی کے لئے چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور خود اپنے لئے اپنے مناسب حال کام یا علم تلاش کرنا چاہیئے لیکن چونکہ بنی نوع

انسان کی ترقی کا معاملہ

انسانی جدوجہد اور اس کی دماغی قابلیتوں کے علاوہ خدا تعالیٰ کی صفات کے ظہور کے موجود الوقت مرکز کے ساتھ بھی وابستہ ہے۔ اس لئے کسی کام کو شروع کرنے یا کسی علم کی تحصیل کی طرف متوجہ ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے بھی یہ دعا کر لینی چاہیئے کہ اس زمانہ کے متعلق جو اس کی تجویز اور فیصلہ ہے۔ وہ اسے اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ تاکہ اچھا بیج اچھی زمین میں مناسب موسم میں پڑے تا اعلیٰ سے اعلیٰ کھیتی پیدا ہو اور زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل ہو۔

جیسا کہ میں شروع میں بتا چکا ہوں

انسانی زندگی کی سب ترقیاں

ایک غیر متناہی تغیر سے وابستہ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کرتے ہوئے غیر متناہی تغیر کے سامان بھی اس کے ساتھ ہی پیدا کر دیئے ہیں۔ لیکن جب تغیر صحیح اصول پر ہو۔ تو وہ تغیر ترقی کا موجب ہوتا ہے۔ اور جب غلط اصول پر ہو۔ تو تنزل کا موجب ہوتا ہے۔ لیکن سکون اپنی ذات میں ہمیشہ ہی تنزل کے سامان مخفی رکھتا ہے۔ جو قوم ساکن ہو جاتی ہے۔ وہ ہمیشہ نیچے ہی گرتی چلی جاتی ہے۔

پس ہمارے نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ یہ امر ہمیشہ اپنے مدنظر رکھیں کہ اس زمانہ میں سکون موت کا نام ہے جو ٹھہرا ہوگا وہ

مر جائے گا یا پیچھے کی طرف دھکیلا جائے گا جو دوسرا نام موت کا ہی ہے۔ پس انہیں چاہیئے کہ اپنی تعلیم کے ختم کرنے پر وہ ایک منٹ بھی یہ خیال نہ کریں۔ اب شاید ان کے لئے آرام کا وقت آ گیا ہے۔ انہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ آرام کا نہیں بلکہ کام کا وقت آ گیا ہے۔

جیسا کہ میں اوپر کہہ آیا ہوں

اسلامی اصول کے لحاظ سے

ہر وقت انسان کے لئے آگے قدم بڑھانا ضروری ہے۔ اور اس کی ترقی اس بات کے ساتھ وابستہ ہے کہ وہ صرف قدم ہی آگے نہ بڑھاتے بلکہ اس جہت میں بڑھے جس جہت کی طرف خدا تعالیٰ کی صفات اشارہ کر رہی ہوں۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ وہ جو کام کریں۔ دعا کر کے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ کر کریں۔ میں خصوصاً ان طلباء کو جنہوں نے کہ یونیورسٹی کی تعلیم ختم کی ہے۔ اور ڈگریاں حاصل کی ہیں۔ ان کے فرض کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ جب انہوں نے تعلیم شروع کی تھی تو انہیں یہ بات معلوم نہ تھی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر بڑے کام کے لئے استخارہ مقرر فرمایا ہے۔ اور شاید اپنے لئے مضامین کا انتخاب کرتے وقت انہوں نے دعاؤں میں کوتاہی کی ہو۔ لیکن اب جبکہ ان کی پہلی منزل ختم ہو گئی ہے اور دوسری منزل شروع ہونے والی ہے۔ جو شاید بہت سی منزلوں کا پیش خیمہ ہوگی۔ تو انہیں چاہیئے کہ وہ اسلام کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق خدا تعالیٰ سے دعا کر کے اپنے لئے راہ عمل تجویز کریں۔

شاید بعض لوگوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ

یونیورسٹی کی ڈگری

لینے والوں اور کالج کے طلباء کو مخاطب کرتے وقت یہ کیا راگ چھیڑ دیا گیا ہے۔ تو میں ایسے لوگوں سے کہتا ہوں کہ پاکستان کا مطالبہ ہی اس دعوے پر مبنی تھا کہ اسلام ایک حقیقت ہے۔ اور اس حقیقت کو ہم سیاسی وجوہ کی بناء پر ترک کرنے کے لئے تیار نہیں اور اسلام نام ہے خدا تعالیٰ اس کی قدرتوں اور اس کے نبیوں پر ایمان لانے کا۔ اگر ہم اپنے دعوؤں کی بنیاد اسلام پر رکھتے ہیں۔ تو ہم کو یہ بھی تسلیم کرنا ہوگا۔ کہ ہم خدا پر یقین رکھتے ہیں۔ اور اس کی

زندہ قدرتوں پر ایمان

رکھتے ہیں۔ ورنہ نہیں تو کسی الگ جتھہ کے بنانے کی ضرورت تھی۔ اور مناسب یہ تھا۔

دوسرے مذاہب بطور جبہ کے پہنے جا سکتے ہیں مگر اسلام نہیں۔ اسلام ایک زندہ مذہب ہے جو زندگی کے ہر شعبہ میں دخل انداز ہوتا ہے اور ہمارے ہر فعل پر حکومت کرنا چاہتا ہے اگر ہم اسلام کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں تو ہمیں یہ بھی تسلیم کرنا ہوگا کہ ہماری زندگی کے ہر شعبہ پر خدا اور اس کے رسول کو تصرف حاصل ہوگا۔ اور یہ بھی ماننا پڑے گا کہ دنیا کی ترقی اور تنزل میں اللہ تعالیٰ کے ارادہ کو بہت بڑا دخل حاصل ہے۔

اگر ہم ان باتوں پر یقین نہیں رکھتے تو ہم درحقیقت ایک مردہ خدا کا مجسمہ پوجتے ہیں اور بت پرستوں سے زیادہ ہماری حیثیت نہیں اور ظاہر ہے کہ مردہ خدا ایک مردہ گھوڑے کے برابر بھی نسبت نہیں رکھتا کیونکہ مردہ گھوڑے کا چمڑا اور اس کی ہڈیاں تو کام آ سکتی ہیں۔ لیکن مردہ خدا کی کوئی چیز بھی کسی کام میں نہیں آ سکتی اگر ہم خدا تعالیٰ پر یقین رکھتے ہیں تو ہمیں ایک زندہ خدا پر یقین رکھنا ہوگا۔ اور اگر ہم ایک زندہ خدا پر یقین رکھتے ہیں تو ہمیں یہ بھی تسلیم کرنا ہوگا کہ وہ اس دنیا کے روزمرہ کاموں میں دخل رکھتا ہے اور ہماری ترقی کے ساتھ اس کی قدرتوں اور اس کے فعلوں کا بھی تعلق ہے اور ظاہر ہے کہ اگر ہم یہ یقین رکھیں گے تو پھر ہمیں اپنی کوششوں کے ساتھ اس سے استخارہ کرنے کی بھی ضرورت ہوگی اور یہی چیز ہے جس کو اسلام پیش کرتا ہے

پس میں ان نوجوانوں کو جو تعلیم سے فارغ ہو کر اپنی زندگی کے دوسرے مشاغل کی طرف مائل ہونے والے ہیں کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے قانون کے مطابق سکون حاصل کرنے کی بات کوشش نہ کرو بلکہ

ایک نہ ختم ہونے والی جدوجہد

کے لئے تیار ہو جاؤ اور قرآنی منشاء کے مطابق اپنا قدم ہر وقت آگے بڑھانے کی کوشش کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہو کہ وہ آپ کو صحیح کام کرنے اور صحیح وقت پر کام کرنے اور صحیح ذرائع کو استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور پھر اس کام کے صحیح اور اعلیٰ سے اعلیٰ نتائج پیدا کرے

یاد رکھو کہ تم پر صرف

تمہارے نفس کی ذمہ داری

نہیں تم پر تمہارے ماں باپ کی بھی ذمہ داری ہے جس نے تمہیں تعلیم دی ہے اور اس خاندان کی بھی ذمہ داری ہے جس نے تمہاری تعلیم پر خرچ کیا ہے،

خواہ بالواسطہ خواہ بلاواسطہ۔ اور اس ملک کی بھی ذمہ داری ہے جس نے تمہارے لئے تعلیم کا انتظام کیا ہے اور پھر تمہارے مذہب کی بھی تم پر ایک ذمہ داری ہے۔ تمہارے تعلیمی ادارے کی جو تم پر ذمہ داری ہے وہ چاہتی ہے کہ تم اپنے علم کو زیادہ سے زیادہ اور اچھے سے اچھے طور پر استعمال کرو۔ یونیورسٹی کی تعلیم مقصود نہیں ہے۔ وہ منزلِ مقصود کو طے کرنے کے لئے پہلا قدم ہے۔ یونیورسٹی تم کو جو ڈگریاں دیتی ہے۔ وہ اپنی ذات میں کوئی قیمت نہیں رکھتیں بلکہ ان ڈگریوں کو تم اپنے آئندہ عمل سے قیمت بخشتے ہو۔ ڈگری صرف تعلیم کا ایک تخمینی وزن ہے اور ایک تخمینی وزن ٹھیک بھی ہو سکتا ہے اور غلط بھی ہو سکتا ہے۔ محض کسی یونیورسٹی کے فرض کر لینے سے کہ تم کو

علم کا ایک تخمینی وزن

حاصل ہو گیا ہے۔ تم کو علم کا وہ فرضی درجہ نصیب نہیں ہو جاتا جس کے اظہار کی یونیورسٹی ڈگری کے ساتھ کوشش کرتی ہے۔ اگر ایک یونیورسٹی سے نکلنے والے طالب علم اپنی آئندہ زندگی میں یہ ثابت کریں کہ جو تخمینی وزن ان کی تعلیم کا یونیورسٹی نے لگایا تھا ان کے پاس اس سے بھی زیادہ وزن کا علم موجود ہے۔ تو دنیا میں اس یونیورسٹی کی عزت اور قدر قائم ہو جائے گی لیکن اگر ڈگریاں حاصل کرنے والے طالب علم اپنی بعد کی زندگی میں یہ ثابت کر دیں کہ تعلیم کا جو تخمینی وزن ان کے دماغوں میں فرض کیا گیا تھا ان میں اس سے بہت کم درجہ کی تعلیم پائی جاتی ہے تو یقیناً لوگ یہ نتیجہ نکالیں گے کہ یونیورسٹی نے علم کی پیمائش کرنے سے غلطی سے کام لیا ہے پس تمہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ یونیورسٹیاں اتنا طالب علم کو نہیں بناتیں جتنا کہ طالب علم یونیورسٹیوں کو بناتے ہیں۔ یا دوسرے لفظوں میں یہ کہہ لو کہ ڈگری سے طالب علم کی عزت نہیں ہوتی بلکہ طالب علم کے ذریعہ ڈگری کی عزت ہوتی ہے۔ پس تمہیں اپنے پیمانۂ علم کو درست رکھنے بلکہ اس کو بڑھانے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے اور اپنے کالج کے زمانہ کی تعلیم کو اپنی عمر کا پھل نہیں سمجھنا چاہیئے بلکہ

اپنے علم کی کھیتی

کا بیج تصور کرنا چاہیئے اور تمام ذرائع سے کام لے کر اس بیج کو زیادہ سے زیادہ بار آور کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے تاکہ اس کوشش کے نتیجہ میں ان ڈگریوں کی عزت بڑھے جو آج تم حاصل کر رہے ہو اور اس یونیورسٹی کی عزت بڑھے جو تمہیں یہ ڈگریاں دے رہی ہے اور تمہاری قوم تم پر فخر کرنے کے قابل ہو اور تمہارا ملک تم پر اعلیٰ سے اعلیٰ امیدیں رکھنے کے قابل ہو اور ان امیدوں کو پورا ہوتے ہوئے دیکھے۔

تم ایک نئے ملک کے شہری ہو۔ دنیا کی بڑی مملکتوں میں سے بظاہر ایک چھوٹی سی مملکت کے شہری ہو۔ تمہارا ملک مالدار ملک نہیں ہے ایک غریب ملک ہے۔ دیر تک ایک غیر حکومت کی حفاظت میں امن اور سکون سے رہنے کے عادی ہو چکے ہو۔ سو تمہیں اپنے اخلاق اور اپنے کردار بدلنے ہوں گے۔ تمہیں

اپنے ملک کی عزت

اور ساکھ دنیا میں قائم کرنی ہو گی۔ تمہیں اپنے وطن کو دنیا سے روشناس کرانا ہو گا۔ ملکوں کی عزت کو قائم رکھنا بھی ایک بڑا دشوار کام ہے لیکن ان کی عزت کو بنانا اس سے بھی زیادہ دشوار کام ہے۔ اور یہی دشوار کام تمہارے ذمہ ڈالا گیا ہے۔ تم ایک نئے ملک کی نئی پود ہو۔ تمہاری ذمہ داریاں پرانے ملکوں کی نئی نسلوں سے بہت زیادہ ہیں۔ انہیں ایک بنی بنائی چیز ملتی ہے۔ انہیں آباؤ اجداد کی سنتیں یا روایتیں وراثت میں ملتی ہیں مگر تمہارا یہ حال نہیں ہے تم نے ملک بھی بنانا ہے اور تم نے نئی روایتیں بھی قائم کرنی ہیں۔ ایسی روایتیں جن پر عزت اور کامیابی کے ساتھ آنے والی بہت سی نسلیں کام کرتی چلی جائیں اور ان روایتوں کی راہنمائی میں اپنے مستقبل کو شاندار بناتی چلی جائیں۔ پس دوسرے قدیمی ملکوں کے لوگ ایک اولاد ہیں مگر تم ان کے مقابلہ پر ایک باپ کی حیثیت رکھتے ہو۔ وہ اپنے کاموں میں اپنے باپ دادوں کو دیکھتے ہیں۔ تم نے اپنے کاموں میں

آئندہ نسلوں کو مدنظر رکھنا ہو گا

جو بنیاد تم قائم کرو گے۔ آئندہ آنے والی نسلیں ایک حد تک اس بنیاد پر عمارت قائم کرنے پر مجبور ہوں گی۔ اگر تمہاری بنیاد ٹیڑھی ہو گی تو اس پر قائم کی گئی عمارت بھی ٹیڑھی ہو گی۔ اسلام کا مشہور فلسفی شاعر کہتا ہے کہ

خشتِ اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا می رود دیوار کج

یعنی اگر معمار پہلی اینٹ ٹیڑھی رکھتا ہے تو اس پر کھڑی کی جانے والی عمارت اگر ثریا تک بھی جاتی ہے تو ٹیڑھی ہی جائے گی۔ پس بوجہ اس کے کہ تم پاکستان کی خشتِ اول ہو تمہیں اس بات کا بڑی احتیاط سے خیال رکھنا چاہیئے کہ تمہارے طریق اور عمل میں کوئی کجی نہ ہو۔ کیونکہ اگر تمہارے طریق اور عمل میں کوئی کجی ہو گی تو پاکستان کی عمارت ثریا تک ٹیڑھی چلتی چلی جائے گی۔

بے شک یہ کام مشکل ہے

لیکن اتنا ہی شاندار بھی ہے۔ اگر تم اپنے نفسوں کو قربان کر کے پاکستان کی عمارت کو مضبوط بنیادوں پر قائم کر دو گے تو تمہارا نام اس عزت اور اس محبت سے لیا جائے گا جس کی مثال آئندہ آنے والے لوگوں میں نہیں پائی جائے گی۔ پس میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنی نئی منزل پر عزم، استقلال اور علو حوصلہ سے قدم مارو۔ قدم مارتے چلے جاؤ اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے قدم بڑھاتے چلے جاؤ کہ عالی ہمت نوجوانوں کی منزل اول بھی ہوتی ہے۔ منزل دوم بھی ہوتی ہے۔ منزل سوم بھی ہوتی ہے۔ لیکن

آخری منزل کوئی نہیں ہوا کرتی

ایک منزل کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری وہ اختیار کرتے چلے جاتے ہیں۔ وہ اپنے سفر کو ختم کرنا نہیں جانتے وہ اپنے رختِ سفر کو کندھے سے اتارنے میں اپنی ہتک محسوس کرتے ہیں۔ ان کی منزل کا پہلا دور اسی وقت ختم ہوتا ہے جبکہ وہ کامیاب اور کامران ہو کر اپنے پیدا کرنے والے کے سامنے حاضر ہوتے ہیں اور اپنی خدمت کی داد اس سے حاصل کرتے ہیں جو ایک ہی ہستی ہے۔ جو کسی کی خدمت کی صحیح داد دے سکتی ہے۔

پس اے خدائے واحد کے منتخب کردہ نوجوانو! اسلام کے بہادر سپاہیو! ملک کی امیدوں کے مرکزو قوم کے سپوتو! آگے بڑھو کہ تمہارا خدا۔ تمہارا دین۔ تمہارا ملک اور تمہاری قوم محبت اور امید کے مخلوط جذبات سے تمہارے مستقبل کو دیکھ رہے ہیں +

ماضی کے خزانے

خدامِ احمدیت

(از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

خدامِ احمدیت نعرے لگا رہے ہیں
اے سونے والو جاگو! طوفان آ رہے ہیں

اٹھو نمازیں پڑھ لو اور کچھ دعائیں کر لو
ہم فائدے کی باتیں تم کو بتا رہے ہیں

کس لو کمر۔ اگر تم خادم ہو سلسلے کے
یہ دن جوانیوں کے سُرعت سے جا رہے ہیں

فضلِ عمر ہیں رہبر جو نور ہیں سراسر
تاریکیوں میں ہم کو رستہ دکھا رہے ہیں

خدمت ہو اور صداقت محنت ہو اور دیانت
ان خصلتوں کو حضرت ہم میں رچا رہے ہیں

پروردگارِ اکبر! اک لطف کی نظر کو
ہم تیرے آستاں پر سر کو جھکا رہے ہیں

ہر لب پہ یہ صدا ہو۔ جب ہم گھروں سے نکلیں
خدامِ احمدیت خدمت کو جا رہے ہیں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

شذرات

(شمیم خورشید احمد)

مذہب سے بیگانگی کیوں بڑھ رہی ہے؟

حال ہی میں روزنامہ مشرق لاہور کے بعض قارئین نے اِس موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے کہ مذہب سے بیگانگی کیوں بڑھ رہی ہے۔ اور کیوں لوگ مذہب کی عائدہ شدہ اخلاقی اقدار کو چھوڑ رہے ہیں۔ ایک صاحب لکھتے ہیں:۔

"میرے نزدیک ان تمام برائیوں کا سبب بے روزگاری ہے"

ایک صاحب کہتے ہیں:۔

"جب تک اسلامی تعلیم عام نہیں کی جاتی معاشرے میں برائیوں کا انسداد ممکن نہیں"

ایک اور صاحب نے لکھا:۔

"ضرورت اس امر کی ہے کہ اپنی تہذیب و تمدن کو فروغ دیا جائے"

ایک خاتون لکھتی ہیں:۔

"مذہب سے بے گانگی منطقی نتیجہ ہے؛ اقتصادی بدحالی کا"

(روزنامہ مشرق ۹ر اکتوبر ۱۹۶۲ء)

اگر غور کیا جائے تو مذہب سے بیگانگی کی یہ سب وجوہ جو بیان کی گئی ہیں محض جزوی حیثیت رکھتی ہیں۔ بنیادی اور حقیقی وجہ مذہب سے بے گانگی کی صرف ایک ہے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی ہستی پر عدم یقین! اگر انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین پیدا ہو جائے ہاں ایسا قطعی اور زندہ یقین جیسا کہ دنیا میں اسے مادی چیزوں پر ہوتا ہے تو وہ ہرگز مذہب سے بے گانہ نہیں ہو سکتا۔ اور زمانہ کی کوئی رو اور مغربیت اور الحاد کا کوئی طوفان اسے مذہب سے برگشتہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اس زمانہ کے مامور یعنی حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے بڑی شرح و بسط کے ساتھ اس امر کو واضح کیا ہے کہ:۔

(۱) "دراصل لوگوں کو شبہات پڑ گئے ہیں اس لئے وہ گناہ سے پرہیز نہیں کرتے ...... سب سے زیادہ ضروری شے خدا کی ہستی پر یقین ہے بغیر اس یقین کے اعمال میں برکات ہرگز پیدا نہیں ہوتیں"

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد چہارم صفحہ ۲۱۴)

(۲) "دو قسم کے لوگ ہیں ایک وہ جو خدا کو مانتے ہیں اور دوسرے وہ جو نہیں مانتے اور دہریہ کہلاتے ہیں۔ جو مانتے ہیں ان میں بھی دہریت کی ایک رگ ہے کیونکہ اگر وہ خدا کو کامل یقین کے ساتھ مانتے ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس قدر فسق و فجور اور بے حیائی میں ترقی ہو رہی ہے۔ ایک انسان کو سنکھیا یا سٹرکنیا دیا جائے جبکہ اس کو اس بات کا علم ہے کہ یہ زہر قاتل ہے تو وہ اس کو کبھی نہیں کھائے گا۔ خواہ اس کے ساتھ تم اسے کسی قدر لالچ روپیہ کا بھی دو۔ اس لئے کہ اس کو اس بات کا یقین ہے کہ میں نے اس کو کھایا اور ہلاک ہوا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ لوگ یہ جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ گناہ سے ناراض ہوتا ہے۔ مگر پھر بھی اس زہر کے پیالہ کو پی لیتے ہیں...... اگر ان کا ایمان اس بات پر ہوتا کہ خدا ہے اور وہ بدی سے ناراض ہوتا ہے اور اس کی پاداش میں سخت سزا ملتی ہے تو گناہ سے بیزاری کرتے اور بدیوں سے ہٹ جاتے"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۰۶)

اب سوال یہ رہ جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین کیسے پیدا ہو۔ سو یہ یقین اللہ تعالیٰ کے نشانات کے ذریعے حاصل ہوا کرتا ہے جو آسمانی مامورین سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اس زمانہ کے مامور کی بعثت کی اصل غرض بھی یہی یقین پیدا کرنا ہے۔ چنانچہ آپ خود تحریر فرماتے ہیں۔

"وہ خدا جس کو ہم دکھانا چاہتے ہیں وہ دُنیا کی نظروں سے پوشیدہ ہے اور دنیا اس سے غافل ہے اس نے مجھ پر اپنا جلوہ دکھایا ہے اور جو دیکھنے کی آنکھ رکھتا ہے وہ دیکھے ...... میں خدا تعالیٰ پر ایسا ایمان پیدا کرانا چاہتا ہوں کہ جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاوے وہ گناہ کے زہر سے بچ جاوے اور اس کی فطرت اور سرشت میں ایک تبدیلی ہو جائے اس پر موت وارد ہو کر ایک نئی زندگی اس کو ملے گناہ سے لذت پانے کی بجائے اس کے دل میں نفرت پیدا ہو"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۷۵ تا صفحہ ۲۷۶)

پس مذہب سے برگشتگی کی حقیقی وجہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر عدم یقین ہے اور اس عدم یقین کو آسمانی مصلحین کے ذریعہ ظاہر ہونے والے تازہ بتازہ نشانات سے ہی دور کیا جا سکتا ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کی دوبارہ بعثت اور مسئلہ ختم نبوت

"ختم نبوت کی ضرورت و مصلحت" کے زیرِ عنوان ایک مضمون کے چند اقتباس ملاحظہ ہوں:۔

"اگر عالم دائمی اور ابدی نہیں ہے اور یقیناً نہیں ہے اگر اس خاکدان کا خاک میں ملنا لابدی ہے اور قطعاً لابدی ہے اگر قیامت کا آنا برحق ہے اور بے شک برحق ہے تو نبوت کا ختم ہونا بھی یقینی لابدی اور ناگزیر ہے۔ کوئی احمق ہی یہ بات کہہ سکتا ہے کہ جب حضرت اسرافیل علیہ السلام کو صور پھونکنے کا حکم دیا جائیگا اس وقت بھی کوئی نبی مبعوث ہوگا۔ اس وقت سے پہلے جس نبی کو فرض کر دگے کیا اسے خاتم النبیین نہ کہوگے؟ ...... ختم نبوت ایک ناگزیر اور لابدی شے ہے۔ سلسلہ نبوت و رسالت کو لا انتہا نہیں فرض کیا جا سکتا کسی نہ کسی کو تو خاتم النبیین تسلیم کرنا پڑے گا۔ خواہ اس کی شخصیت جو بھی فرض کی جائے اور اس کے لئے عمرِ عالم کا جو بھی حصہ تجویز کیا جائے"

(وفاق سرگودھا ۱۲ر اکتوبر صفحہ ۲)

اس حوالے سے ظاہر ہے کہ مضمون نگار کے نزدیک وہی خاتم النبیین ہو سکتا ہے جو زمانہ کے لحاظ سے سب انبیاء کے آخر میں آئے ——— اور سب انبیاء کے آخر میں کس نے آنا ہے؟ اس کا جواب خود اسی اخبار کے اسی پرچہ میں یوں دیا گیا ہے۔ کہ

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں جو قربِ قیامت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی کی حیثیت سے تشریف لائیں گے"

(وفاق سرگودھا ۱۲ر اکتوبر صفحہ ۳)

فرمائیے! جب سب سے آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہی آسمان سے آنا ہے تو پھر آپ کے عقیدہ کے لحاظ سے خاتم النبیین کون ہوا؟۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام؟

اور اگر یہ کہا جائے۔ کہ چونکہ حضرت عیسیٰ امتی کی حیثیت سے آئیں گے۔ اس لئے ان کا آنا ختم نبوت کے منافی نہیں ہے۔ تو پھر وہ اصول کہاں گیا کہ جو سب سے آخر میں آئے گا وہی خاتم النبیین کہلائے گا؟ اور اگر آپ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ایک امتی نبی کے آنے سے ختم نبوت میں کوئی حرج واقع نہیں ہو سکتا تو پھر تو آپ نے مسئلہ ختم نبوت کے متعلق جماعت احمدیہ کے موقف اور عقیدہ کو تسلیم کر لیا! کیونکہ جماعت احمدیہ بھی تو یہی عقیدہ رکھتی ہے کہ:۔

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ کے کسی امتی کی نبوت ہرگز آپ کے مقام ختمِ نبوت کے منافی نہیں ہے۔

چنانچہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"عقیدہ کی رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے۔ وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے۔ اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور پر محمدیت کی چادر پہنائی گئی ہو کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں اور نہ شاخ اپنے بیخ سے جدا ہے۔ پس جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے وہ ختم نبوت کا خلل انداز نہیں"

(کشتی نوح صفحہ ۱۵)

ہے دیں وہی کہ صرف وہ اک قصہ گو نہیں
زندہ نشانوں سے ہے دکھاتا رہ یقیں

ہے دیں وہی کہ جس کا خدا آپ ہو عیاں
خود اپنی قدرتوں سے دکھا دے کہ ہے کہاں

(حضرت مسیح موعودؑ)

مطب حکیم محمد شفیع ممتاز الاطباء
زنانہ اور مردانہ امراض کا کامیاب علاج
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

مذہبی کتب
اُردو۔ عربی اور انگریزی زبانوں میں خریدنے کیلئے ہمیشہ ہمیں یاد رکھیں۔
اورنٹیل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ گولبازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تشحیذ نصف قیمت پر

شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے تشحیذ الاذہان کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں ۲۵۰ اطفال کے نام رعائتی قیمت پر رسالہ جاری کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ بشرطیکہ وہ قائد مجلس کی سفارش کے ہمراہ نصف قیمت مبلغ ڈھائی روپے سالانہ اجتماع تک بھجوا دیں۔

(۱) قائد صاحب صرف ایسے اطفال کی سفارش کریں جو خود پوری قیمت ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں۔

(۲) نیز سفارش سے پہلے وہ اپنے کل اطفال کی فہرست تجنید (نام طفل۔ ولدیت۔ عمر۔ کلاس) مکمل کر کے شعبہ ہذا کو بھجوائیں۔

(۳) نیز ضروری ہے کہ ان کے کل اطفال میں سے ½ حصہ تشحیذ کے خریدار پہلے سے ہی ہوں۔ شرائط پوری کرنے والی مجالس کے ½ حصہ اطفال اس رعایت سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

بابرکت ایام

(۱) ہمارا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵ر اکتوبر کو اپنی روایتی شان و شوکت سے ہو رہا ہے جس میں ربوہ کے تمام خدام و اطفال کی حاضری لازمی ہے۔ میں بزرگوں سے درخواست کرتا ہوں کہ اپنے بچوں کو اس اجتماع میں شامل کریں تاکہ وہ برکات جو اس دینی ماحول سے حاصل ہوں گی اس سے آپ کے بچے پوری طرح مستفید ہوں۔

(۲) جن خدام اور اطفال نے ابھی تک اپنا چندہ مجلس اور اجتماع ابھی تک ادا نہیں کیا جلد سے جلد ادا کریں۔

(۳) ربوہ کی صفائی کا خاص اہتمام کیا جائے۔

(۴) مقامی خدام کا فرض ہے کہ مہمانوں کے آرام اور ان کی ضروریات کا خیال رکھیں۔

(۵) ان مبارک دنوں میں زیادہ سے زیادہ ذکر الٰہی پر زور دیا جائے۔ (مہتمم مقامی)

حج بیت اللہ شریف

جو احباب حج کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں وہ کتاب "حج بیت اللہ شریف" کا مطالعہ کر کے تشریف لے جاویں تو اُن کو حج کرنے میں آسانی ہوگی۔

قیمت مجلد ـــــ چار روپے

ملنے کا پتہ:۔ ایران ٹریڈ سنٹر۔ لکھوڑی گارڈن کراچی نمبر ۲

ھو الشافی

چند کثیر الفوائد صدری مجربات

برشن عنبری۔ طاقت کی کمی پورا کرنے کے معاملہ میں بینظیر۔ کثرت پیشاب کی مانع ۴۰ گولیاں ۵۰۔۰

زرد جام۔ چند مفید اجزاء کے اضافہ کے ساتھ پہلے سے زیادہ ٹانک ۔۔ ۴۰ سالہ تجربہ۔ ۴۰ گولیاں ۔۔ ۱۰ روپے

جوہر مقویات۔ اعضاء رئیسہ اور قوائے نفسانیہ کی طاقت پر پورا اثر کرنے والی ۔۔ ۳۰ گولیاں ۔۔ ۵ روپے

نیرچیا پلز۔ نوجوانوں کی بہت سی بیماریوں اور گرمی کا علاج ہے ۔۔ ۳ گولیاں ۔۔ ۲ روپے

کثیر الشفا صدری۔ آلات الہوا کی بیماریاں نزلہ زکام کیرا کھانسی گلے کی خرابی سر درد سیل پرانا خواہ کتنا پرانا ہو لا اکسیر ہے ۔۔ ۲۴ خوراک ۔۔ ۵۰۔۴ روپے

تریاق جگر۔ نظام ہضم معدہ پیٹ تلی جگر کی بیماریوں کا تریاق۔ قیمت ۔۔ ۵ روپے

تریاق نسواں (اٹھرا کی گولیاں) اولاد بھی نرینہ ہوتی ہے کورس ۔۔ ۱۵ روپے۔ (نوٹ: دیگر دیا حقیقت کتابچہ مشورہ مفت طلب کریں)

احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری سکول ربوہ

نصرت رائٹنگ پیڈ

جس پر
الیس اللہ بکاف عبدہٗ
کا بلاک پرنٹ شدہ ہے

ملنے کا پتہ
نصرت آرٹ پریس۔ ربوہ

دنیائے طب کی مایہ ناز دوا

انگرینا

ایک حیرت انگیز دوا جو بہت سی امراض کا واحد علاج ہے

- یہ گولیاں معدہ کو طاقت دیتی۔ غذا ہضم کرتی اور ریاح کو خارج کرتی ہیں۔
- نظام ہضم کی اصلاح کر کے پیٹ درد۔ نفخ قبض۔ تبخیر معدہ اور باؤ گولہ کو دور کرتی ہے۔
- ریحی۔ عصبی۔ عضلاتی اور مفاصل کی درد اور جسم کی تمام دردوں کے لئے بہت مفید ہے۔
- سستی اور کمزوری دور کر کے توانائی پیدا کرتی ہیں۔

ترکیب استعمال۔ بوڑھوں کے لئے ایک یادگار ہے صبح شام بعد غذا ہمراہ آب۔

خورشید یونانی دواخانہ۔ گولبازار۔ ربوہ

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی

۱۔ آپ کی قومی کمپنی ہے۔ ۲۔ نئی بسیں اور اعلیٰ سروس ہے۔ ۳۔ بااخلاق عملہ ہے۔
۴۔ درویشان کو فری سفر کی سہولت دیتی ہے۔ ۵۔ دینی کاموں میں تعاون کرتی ہے۔

سفر کرتے وقت ہماری حوصلہ افزائی کریں۔ (جنرل منیجر)

ولادت

میرے بھائی بشیر احمد صاحب قمر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم گوجرہ ضلع لائل پور کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۲ اکتوبر کو دو بیٹوں کے بعد بچی عطا فرمائی ہے۔ احباب جماعت، بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی زندگی دے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین بناسکے۔

(ایم۔ ایس۔ اختر۔ ربوہ)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس روپے ۱۹/-

اکسیر اولاد نرینہ
اولاد نرینہ کے لئے مجرب دوا۔
قیمت مکمل کورس پندرہ روپے ۱۵/-
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ

تفہیماتِ ربانیہ

مصنفہ مولانا ابو العطاء جالندھری

صفحات آٹھ سو ۸۰۰ مجلد کاغذ سفید مقررہ قیمت گیارہ روپے ۳۱ اکتوبر ۶۴ء تک پیشگی رقم کی رعایتی قیمت دس روپے

(مینجر الفرقان ربوہ)

حیاتِ بشیر

مؤلفہ جناب شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ مؤلف حیات طیبہ و حیات نور

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی مکمل سوانح حیات، روحانی عظمت، علم و فضل مقام توکل۔ اطاعت امام۔ تقویٰ و طہارت۔ آہنی عزم۔ صائب مشورے علمی خدمات۔ اور حکیمانہ ارشادات پر مشتمل "اپنی طرز کی انوکھی تصنیف ہے"

جناب چوہدری اسد اللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور "آپ کی کتاب سیرت کے مختلف پہلوؤں سے بھرپور معلوم ہوتی ہے (جناب پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے) چند لکھنے والے۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ لائل پور۔ محترم جناب مولانا محمد یعقوب صاحب مرحوم و مغفور سابق انچارج صیغہ زود نویسی۔ صفحات ۵۳۶۔ کاغذ عمدہ۔ تصاویر ۱۸ عدد خوشنما گرد پوش۔ اجتماع خدام الاحمدیہ ربوہ سے حاصل کریں۔ قیمت صرف ۸/ روپے

الناشر۔ شیخ عبد الہادی۔ مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور۔

قاعدہ یسرنا القرآن

وقف بنام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

یہ بابرکت قاعدہ حضرت پیر منظور احمد صاحب کی تصنیف ہے اس کے پڑھنے سے چند ماہ میں صحیح قرآن مجید آجاتا ہے ہدیہ قاعدہ مکمل ۶۲ پیسے خورد ۲۵ پیسے چالیس جواہر پارے مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ ہدیہ کاغذ سفید ۷۵ عام کاغذ علاوہ ازیں سیپارے بطرز یسرنا القرآن اول تا دوم طلب فرمائیں ہدیہ ۱۲

مکتبہ یسرنا القرآن - ربوہ

دو نادر کتب

۱ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اردو اشعار کا انگریزی منظوم ترجمہ

مترجم صوفی عبد القدیر صاحب نیاز (زیر طبع)

۲ رحمۃ للعالمین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے مضمون کا انگریزی ترجمہ

مترجم صوفی عبد القدیر صاحب نیاز۔ (زیر طبع)

الناشر۔ ریویو آف ریلیجنز۔ ربوہ۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے ——— لاہور ڈویژن۔

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے پی ڈبلیو آر کی نظر ثانی شدہ شیڈول آف ریٹس پر مبنی پرسنٹیج ریٹ کے ٹنڈر ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۴ء کے ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک مطلوب ہیں۔

نمبر شمار	کام	تخمینہ لاگت	زر ضمانت
		روپے	روپے
۱۔	اسسٹنٹ انجینئر ۲ لاہور کے سیکشن میں فرشوں پیچنگ کا کام۔ ڈیڈو آف پالشنگ۔ پشتنگ اینڈ سیمنٹ کنکریٹ فلور، گڑھا اینڈ سیمنٹ ٹاپنگ وغیرہ (برائے سال ۶۵-۱۹۶۴ء)	۲۵۰۰۰/-	۵۰۰/-
۲۔	اسسٹنٹ انجینئر ۳ لاہور کے سیکشن میں ——— ایضاً ———	۲۵۰۰۰/-	۵۰۰/-
۳۔	اسسٹنٹ انجینئر ورکشاپس مغلپورہ کے سیکشن میں ——— ایضاً ———	۲۵۰۰۰/-	۵۰۰/-

ان ٹھیکیداروں کو جن کے نام منظور شدہ فہرست میں درج نہیں انھیں اجرائے ٹنڈر کے لئے ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۴ء سے قبل اپنے تعارفی کاغذات پیش کرنا ہوں گے۔

مکمل شرائط ڈویژنل آفس کے ورکس اکاؤنٹنٹ سے بلاقیمت حاصل کی جا سکتی ہیں۔

دستخط

(محمود الرحمن) پی آر ایس

برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی۔ ڈبلیو۔ آر۔ لاہور

ہر قسم کا چمڑا۔ کنوس کے ٹرنک۔ سوٹ کیس۔ ہولڈال، ہینڈ بیگ سامان سیڈلری۔ سفر کی ضروریات کا سامان اور جہیز میں دینے والے تحائف وغیرہ خریدنے کے لئے ہمارے شوروم میں تشریف لائیں۔

ایم الٰہی بخش حسین بخش سیڈلرز

۱۳۱ انارکلی لاہور

ہمیشہ

اپنی

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی آرام دہ بسوں پر سفر کیجئے (جنرل مینیجر)

تریاق چشم رجسٹرڈ کی اعجازی تاثیر

میں خود بھی حیران ہوں اور مجھے بھی موجد کا دعویٰ ہے اگر لوگ کہتے ہیں کہ آپ کا سرمہ تریاق چشم بیس سالہ ککرے تین چار دن میں ختم کر دیتا ہے چوہدری نصیر احمد صاحب گوٹھ احمدیہ ضلع تھرپارکر سندھ مع ڈاکٹر اور حکیم بھی بار بار اپنے دواخانہ میں مریضان چشم کے لئے منگواتے ہیں چنانچہ ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب آف ملتان تحریر فرماتے ہیں پانچ تولہ تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرما دیں پھر حکیم صاحب الہندی لوٹی ضلع مردان تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۰ شیشیاں تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرما دیں۔ اب آپ خود ہی غور فرما دیں کہ اس سے بڑھ کر مریضان چشم کے لئے اور کیا یقینی شہادت ہو سکتی ہے۔ تریاق چشم ایک نباتاتی مرکب ہے جو ککروں کو زائل کرتا ہے سرخی کو اندر سے یا باہر کاٹ دیتا ہے زخم۔ خارش گہبہ۔ گوہانجنی۔ دھند۔ تنگی روشنی میں آنکھ نہ کھلنے اور مطالعہ سے محروم رہنا سب کے لئے بے حد مفید ہے۔ چالیس سال کے دوران میں اسسٹنٹ سیول سرجن صاحب اور دیگر نامور ڈاکٹروں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ سے امتیازی سرٹیفکیٹ حاصل کر چکا ہے خدمت خلق کے پیش نظر قیمت وہی ہے جو چالیس سال پہلے مقرر کی گئی تھی۔ قیمت ۵ روپے فی تولہ نوٹ:۔ اب کوئی صاحب سابقہ پتہ گرمی شاہدولہ صاحب ضلع گجرات پر آرڈر نہ بھیجیں۔

المشتہر۔ مرزا محمد شریف بیگ مینیجر تریاق چشم حویلی مصنف نزد سول ہسپتال چنیوٹ۔ ضلع جھنگ۔

تریاقِ اٹھرا (مرض اٹھرا کی کامیاب دوا) - خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۱۹ روپے

تحریکِ جدید میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے

اس کی ایک غرض ایسے مالی وسائل فراہم کرنا ہے جن سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچایا جا سکے

تحریک جدید کی غرض و غایت اور اس کی اہمیت کے متعلق حضور ایدہ اللہ کا ایک اہم ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۷ نومبر ۱۹۴۲ء کو ایک پُرمعارف خطبہ میں تحریک جدید کی غرض و غایت اور اس کی اہمیت کو نہایت دلنشیں انداز میں واضح فرمایا تھا۔ اس خطبہ کا ایک اہم اقتباس ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے:-

"تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔ تحریک جدید اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آجائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کریں اور اپنی عمریں اسی کام میں لگا دیں۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ اسی غرض سے کام کرنے کی عادت ... سے بچنے کی نصیحت اور سادہ زندگی اختیار کرنے کی نصیحت اسی لئے کی گئی ہے کہ کوئی شخص بڑے کام نہیں کر سکتا جب تک بڑے کاموں کی صلاحیت اس کے اندر پیدا نہ ہو اور بڑے کاموں کی صلاحیت اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتی جب تک انسان تکلیفیں برداشت کرنے کا عادی نہ بن جائے۔ جب تک جماعت کے افراد ایک حد تک تکلیفیں برداشت کرنے کے عادی نہ ہوں گے اس وقت تک وہ کسی بڑی قربانی کے لئے تیار نہیں ہو سکتے ہر اونچی سیڑھی پر چڑھنے کے لئے پہلے نیچے کی سیڑھی پر قدم رکھنا ضروری ہوتا ہے ....

تم یہ تو کر سکتے ہو کہ باقی ساری جماعت تھوڑی قربانی کر رہی ہو اور کچھ لوگ ایسے ہوں جو زیادہ قربانی کر رہے ہوں مگر تم یہ نہیں کر سکتے کہ باقی ساری جماعت عیش کر رہی ہو اور چند لوگ انتہا درجہ کی قربانی کر رہے ہوں اگر تم ایسا خیال کرو تو یہ ایسی ہی بات ہوگی جیسے کوئی گھڑے پر آم کا پیوند لگا دے یا آم پر مالٹے کا پیوند لگا دے اور ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ دنیا میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں جو ہمارے کہنے پر آگ میں کودنے کے لئے تیار ہوں تو ہمیں اپنی تمام جماعت کو تنور کے پاس لا کر بٹھانا پڑے گا اگر ساری جماعت تنور کے پاس بیٹھی ہوگی اور اس کی گرمی سے جھلس رہی ہوگی تو چند لوگ ایسے بھی پیدا ہو سکتے ہیں جو اس تنور میں کود پڑیں اور حکم ملنے پر آگ میں چھلانگ لگا دیں مگر تم یہ نہیں کر سکتے کہ ساری جماعت تو باغ میں آرام کر رہی ہو اور کچھ لوگ آگ میں کودنے کے لئے تیار ہوں۔ ... پس جہاں تحریک جدید کی غرض جماعت کے اندر سادہ زندگی کی روح پیدا کرنا اور اسلامی تمدن کا صحیح شعور پیدا کرنا ہے وہاں تحریک جدید کی ایک اہم ترین غرض یہ بھی ہے کہ سب قوموں کو تنور کے پاس لا کر بٹھا دیا جائے تاکہ ضرورت پڑنے پر ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہو جائیں جو حکم کے ملتے ہی اس تنور میں کود جائیں اور اپنی جان کو سلسلہ اور اسلام کے لئے قربان کر دیں اگر سب لوگ تنور کے اردگرد نہیں بیٹھیں گے تو چند لوگ بھی تنور کے اندر کودنے کے لئے میسر نہیں آسکیں گے یہ خدائی قانون ہے جو قوم کی ہر ایک حالت میں جاری رہتا ہے۔ جس طرح تنزل کی حالت میں بھی جاری رہتا ہے خوشی میں بھی جاری رہتا ہے اور غمی میں بھی جاری رہتا ہے کہ جب لوگ کسی کو کوئی بڑا کام کرتے دیکھتے ہیں تو انہیں اس سے انس پیدا ہو جاتا ہے اور اس وقت ان کے دلوں میں ایسا جوش پیدا ہوتا ہے کہ ان کی کمزوریاں چھپ جاتی ہیں ان کی سب سستی نکالی جاتی رہتی ہے اور وہ بھی بڑے سے بڑے کام کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں ... جب قربانی کا وقت آئے گا اس وقت یہ سوال نہیں رہے گا کہ کوئی مبلغ کب واپس آئے گا اس وقت واپسی کا سوال بالکل عبث ہوگا ......

جب تک ہر ملک اور ہر علاقہ میں عبداللطیف رضی اللہ عنہ پیدا نہیں ہوتے اس وقت تک احمدیت کا رعب پیدا نہیں ہو سکتا۔

میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا مرتکب ہوں میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ تحریک جدید جو خدا نے جاری کی میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی میں بالکل خالی الذہن تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ نومبر ۱۹۴۲ء)

جامعہ نصرت ربوہ نے والی بال کے انٹرزونل مقابلوں میں کامیاب رہ کر بورڈ کی چیمپئن شپ جیت لی

ربوہ — یہ خبر خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ امسال جامعہ نصرت ربوہ کی ٹیم نے والی بال کے انٹرزونل مقابلوں میں راولپنڈی زون کی چیمپئن یعنی سیالکوٹ کالج ٹیم کے بالمقابل فائنل میچ میں فتح حاصل کر کے ثانوی بورڈ کی چیمپئن شپ کا نمایاں اعزاز حاصل کیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

یہ امر قابل ذکر ہے کہ امسال ثانوی بورڈ کی سپورٹس کمیٹی کے فیصلہ کے بموجب والی بال کے زونل اور انٹرزونل مقابلے ۱۶ اکتوبر سے ۱۸ اکتوبر تک ربوہ میں منعقد ہوئے جن میں سرگودھا زون کے علاوہ لاہور زون اور راولپنڈی زون کی ٹیموں نے حصہ لیا۔

پہلے دو دن (۱۶ اور ۱۷ اکتوبر) والی بال کے زونل مقابلوں کے لئے مقرر تھے ان مقابلوں میں ملتان کالج، کوئٹہ کالج، منٹگمری کالج اور جامعہ نصرت کی ٹیموں نے حصہ لینا تھا لیکن چونکہ کوئٹہ کالج اور منٹگمری کالج کی ٹیمیں نہ پہنچ سکیں اس لئے یہ مقابلے ملتان کالج اور جامعہ نصرت ربوہ کی ٹیموں کے مابین ہوئے چنانچہ مورخہ ۱۶ اکتوبر کو جامعہ نصرت کی "اے" ٹیم کا مقابلہ ملتان کی "بی" ٹیم کے ساتھ اور جامعہ نصرت کی "بی" ٹیم کا مقابلہ ملتان کی "اے" ٹیم کے ساتھ ہوا۔ ان مقابلوں میں جامعہ نصرت کی "اے" ٹیم اور ملتان کالج کی "اے" ٹیم اپنے اپنے مدمقابل کو ہرا کر فائنل میں پہنچ گئیں۔ دونوں کے مابین فائنل مقابلہ ۱۷ اکتوبر کی صبح کو ہوا جس میں میدان جامعہ نصرت کے ہاتھ رہا اس طرح وہ سرگودھا زون میں چیمپئن قرار پا کر انٹرزونل مقابلوں میں حصہ لینے کی مستحق قرار پائی۔

مورخہ ۱۸ اکتوبر کو ہر سہ زونز کی چیمپئن ٹیموں کے مابین انٹرزونل مقابلے ہوئے پہلے صبح ½۸ بجے جامعہ نصرت کی "اے" ٹیم اور لاہور کالج برائے خواتین کی ٹیم کے مابین میچ ہوا۔ دونوں ٹیموں نے بہت شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا۔ ہر چند کہ لاہور کالج کی ٹیم کافی مضبوط تھی تاہم جامعہ نصرت کی کھلاڑی طالبات نے ڈٹ کر مقابلہ کیا اور بفضل اللہ تعالیٰ میدان انہی کے ہاتھ رہا اور وہ فائنل میں پہنچ گئیں فائنل میچ جامعہ نصرت اور سیالکوٹ کالج کی ٹیموں کے درمیان اسی روز شام کو ساڑھے چار بجے کھیلا گیا۔ اس میچ میں بھی کامیابی کا سہرا جامعہ نصرت کے سر رہا اور اسی طرح جامعہ نصرت کی ٹیم بورڈ بھر میں چیمپئن قرار پائی اور والی بال کی ٹرافی امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے جامعہ نصرت نے جیتی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

یہ امر قابل ذکر ہے کہ مس خاور سلطانہ صاحبہ انسپکٹرس فزیکل ایجوکیشن مغربی پاکستان اس موقعہ پر کھیل کے معائنہ کی غرض سے ربوہ تشریف لائی ہوئی تھیں۔ آپ نے میچ کو بڑی دلچسپی کے ساتھ دیکھا اور ہماری طالبات کے کھیل کو بہت سراہا۔

جنگ بندی لائن پر بھارتی فوج کا زبردست اجتماع

نئے مورچوں اور فوجی چوکیوں کا قیام۔ بھاری تعداد میں اسلحہ پہنچایا جا رہا ہے

راولپنڈی ۲۰ اکتوبر۔ بھارت آزاد کشمیر کے قصبے چکوٹھی پر حملے کی تیاریاں کر رہا ہے یہاں موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق چکوٹھی کے قریب بھارتی فوجیں بھاری تعداد میں جمع ہو نا شروع ہو گئی ہیں بے اندازہ فوجی ہتھیار اور اسلحہ پہنچایا جا رہا ہے معتبر ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ اس وقت تک بھارتی فوج کی ایک پوری کمپنی چکوٹھی کے قریب پہنچائی جا چکی ہے اس کے علاوہ بھارتی فوج نے رنگلا میں ایک نئی فوجی چوکی بھی قائم کر دی ہے۔ مشین گنوں، دستی بموں اور لاتعداد خودکار ہتھیاروں کے ساتھ ساتھ بھاری مقدار میں اسلحہ بھی پہنچایا جا چکا ہے۔

گزشتہ سال بھی بھارت نے چکوٹھی پر قبضہ کرنے کے لئے زبردست فوجی تیاریوں کے ساتھ حملہ کیا تھا لیکن مقامی باشندوں اور آزاد کشمیر کے مجاہدوں کی جانبازی سے اسے منہ کی کھانا پڑی حتمی اطلاعات کے مطابق گزشتہ چند ہفتوں سے بھارتی فوج کی جارحانہ کارروائیوں میں بے حد اضافہ ہو گیا ہے جنگ بندی لائن کے قریب نہ صرف بے شمار مورچے بنا لئے گئے ہیں اور خندقیں کھودی گئی ہیں بلکہ نئی چوکیوں کے قیام کے ساتھ ساتھ مختلف مقامات پر خودکار ہتھیار نصب کر دیئے گئے ہیں اس کے علاوہ جنگ بندی لائن کی خلاف ورزیوں میں بے حد اضافہ ہو گیا ہے۔

بھارتی فوج کی مسلسل جارحانہ کارروائیوں اور جنگ بندی لائن کی خلاف ورزیوں کے خلاف آزاد کشمیر کے حکام کی جانب سے شدید احتجاج کیا گیا ہے۔ احتجاجی مراسلے اقوام متحدہ کے فوجی مبصرین کے حوالے کر دیئے گئے ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴